السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا تھا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں علماء کے مختلف اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اپنے رب کو بچشم سر نہیں دیکھا البتہ جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں افق کی وسعت میں دیکھا۔ مندرجہ ذیل فرمان الٰہی میں بھی حضرت جبریل علیہ السلام ہی کا ذکر ہے:

عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ذُوۡ مِرَّۃٍ ؕ فَاسۡتَوٰی وَ ہُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی مَا کَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰی اَفَتُمٰرُوۡنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی وَ لَقَدۡ رَاٰہُ نَزۡلَۃً اُخۡرٰی عِنۡدَ سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی عِنۡدَہَا جَنَّۃُ الۡمَاۡوٰی اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَۃَ مَا یَغۡشٰی مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ مَا طَغٰی (النجم ۵۳ ۵۔۱۷)

"اسے سکھایا ہے شدید قوتوں والے نے۔ طاقت والے نے، پھر وہ برابر ہوا۔ وہ بلند افق پر تھا پھر قریب ہوا اور نیچے آیا۔ پس وہ دو کمانوں کے فاصلے پر تھا یا اس سے بھی قریب۔ تب اس نے اللہ کے بندے پر وحی کی جو کی۔ جو اس نے دیکھا دل نے جھٹلایا نہیں۔ تو کیا تم اس سے اس چیز کے متعلق جھگڑتے ہو جو وہ دیکھتا ہے اور اس پر نے اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔ سدرۃ المنتہی کے پاس۔ اس کے قریب جنت الماویٰ ہے۔ جب بیری پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا۔ نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔"

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 130

محدث فتویٰ